

ببیند خانیق بنیادین کفر باغی گل و برین کجا

کلامی است از جناب شیخ ابوالحسن علی بن ابی طالب علیه السلام در بیان کفر و ایمان

در بیان کفر و ایمان و در بیان کفر و ایمان و در بیان کفر و ایمان

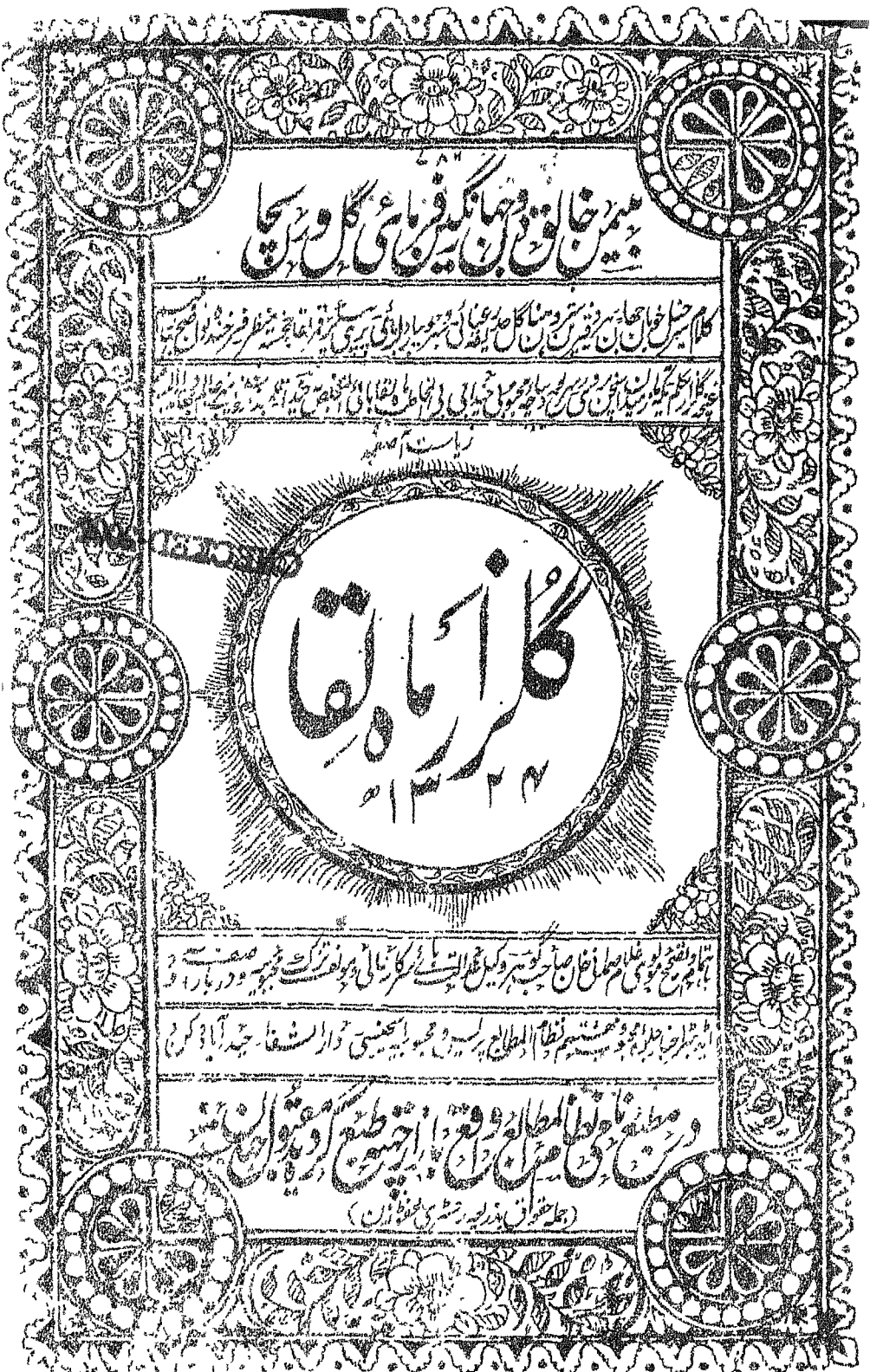


ببیند خانیق بنیادین کفر باغی گل و برین کجا

کلامی است از جناب شیخ ابوالحسن علی بن ابی طالب علیه السلام در بیان کفر و ایمان

در بیان کفر و ایمان و در بیان کفر و ایمان و در بیان کفر و ایمان

کلامی است از جناب شیخ ابوالحسن علی بن ابی طالب علیه السلام در بیان کفر و ایمان



۵۶۳۲۳



16 JUN 1972



M.A. LIBRARY, A.M.U.



U56343

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کہ بیان جھستہ زو خاشوق ہن ہر کجاں گویا
 بچار کھ ہرزہ گوی سے زبا کو شمع سال گویا
 چلے اس نشت میں سگر اگر پیر و جوان گویا
 زبا کو بندر کھ شگ سر مودے روان گویا

کھاں ملاقت سے راہ جہین جو موز بان گویا
 نہ ہونست مٹھڑ میں کسی سے محفل آرائی
 شاکی را دین ہرگز نہ چھو نچے پائے مقصد کو
 رسائی کبے اندیشہ کو جیاں ہزار سائی کے

بجز حق کے کوئی کرب صفت و صف اتمہ ہو
 رہا چستہ را فلک پر بھی یہی نکستہ نہاں گویا

کب بند ہا چھو تے ہی شائند ایک توفیق کا
 جز تو وضع کے نہ کھجا چٹکلا تخیر کا
 مرغ دل کو بھی میرے مطالبے اسے پتیر کا
 واصل کے وعدہ میں حلیہ خوشنیں تہ پتیر کا

دل ہے دیوانہ ازل سے زلف کی زنجیر کا
 ہاتھ میں کب سانی ہے منوں سے یہ اقلیم دل
 ایک نگہ میں صید عالم کو کیا ابرو کمان
 شیبہ ہنری سے اپنے درگزر سے ست

<p>ناز چہندرا کو نہ سو کیوں تو جوانی پر فلک جگو ہر دم ہے بھروسا مرنقی سے پیر کا</p>	
<p>تڑپے ہے دل نام سے اس بھرار کا دل سے کیا ہوں وعدہ ایک روز پیشین ایک عمر ماہر سے زب سے ہم نشین ہوں ہر چند راہ عشق میں دل پامال ہے</p>	<p>تسکین جان سے وقت ہم جدم دو چار کا سرت ہو کے قصد کروں لالہ زار کا قابو پڑا کچھ خنہ میں بوسن دکھار کا روز جزا میں رتبہ ہے اس انکار کا</p>
<p>چہندرا کو بخش یا علی اپنے جناب سے رتبہ ہو دو جہان میں ہو اقتدار کا</p>	
<p>میں پوچھا دل سے اپنے اب بھلا تواری کی کا نظر آتا نہیں وہ بت نہ کہ الفت ہی ٹوٹی ہے نگہ میرا شہناجے چشم کے اور نظاری میں مجھے پچھلی رہنم کر بھر آخروں سے چلا ٹالا</p>	<p>کہا اس دوڑ میں نگہ رونق بازار سے کیسا جہان کے میں نکلے رشتہ زار ہے کیسا بڑنگا تیل اب ٹوگل گزار ہے کیسا اگر انکار ہے تیرا تو پھر اقرار ہے کیسا</p>
<p>ہنیر جبرج مولا کے سنا کوئی سخن لب سے دل چہندرا اطمینان اسرار ہے کیسا</p>	
<p>آنے کا منتظر تیرے بیدار ہی رہا ساغر مجھے کبھی نڈیا تو سنے ایجار پرستہ وہ ہے عشق کا اسے صاحبیت وعدہ خلا فیوں پر تہار سے تو اسے صنم</p>	<p>کھٹکا ہر ایک پا کا گراں باز ہی رہا ہمراہ نت رقیب کے سرشا رہی رہا جنگ کہ زندگی ہے وہ زنا رہی رہا جو وقت دیکھا سو کہ تو ما چاری رہا</p>
<p>ثبات قدم ہے جو کوئی چہندا کے عشق میں صف میں وہ عشق بازوں کے سالار ہی رہا</p>	
<p>حاضر ہر ہم بھگت گوارا وہ شاہ کا</p>	

<p>تجسے پڑا ہے کھٹکے میں ناوک گنجاہ کا تو ہی تو گوشش زرد ہوا لہ آہ کا لکھا گزار ہو گیا کو چہ میں ماہ کا</p>	<p>ابرو گمان کو بھیج کے کی اس طرف نظر شب کو فغان تھی میری ترے درہ لائے صنم اسے باور نہیں تھے اب تک خبر نہیں</p>
<p>چند رکے دیکھنے کی جو خواہش کرے کوئی رکھتا ہو وصف اپنے میں وہ عجز و جاہ کا</p>	
<p>میری طرف بھی نمک تو بہا یا ارد کھینا دانا سے اب پڑا ہے سر و کار دیکھنا تیرا کرسا ہے مجھے یہ اقرار دیکھنا آجائے وہ نظر تو پھر انکار دیکھنا</p>	<p>عالم ترے نگہ سے سرشار دیکھنا نادان سے ایک عمر رہا مجھ کو ربط عشق گردش سے تیری شہم کے دستے ہوں جزا قمع عشق کرے ہے منع مجھ کو عشق سے</p>
<p>چند اکو تم سے چشم یہ ہے یا علی کہ ہو خاک کھنک کو سسر البصار دیکھنا</p>	
<p>کہنکنا دل میں وہ مٹا نگہ کا تیر ہو گیا ترے مجنون یہ خندان حلقہ زنجیر ہو گیا جو میرے غنچے سے صورت تصویر ہو گیا زبان شکر سے اوسم دل زنجیر ہو گیا</p>	<p>اٹھا جو چو کشش ابرو گمان د لگیر ہو گیا مہو ہوں اس طرح زندان غم میں گل کے کاہد کیا مجھ وضع اوس تقاض قدرت نے جو کیا ہے لگدی تیر کو جھینج کر وہ گھاٹ پر اوسے</p>
<p>مجھے ہیں ادھیان تیرے مولا کے منافق میں زبان خاک ہے چند استریر ہو گیا</p>	
<p>مجھے تنہا ہی رہنا آپ کے ملنے سے بہتر تھا لب زنگش بھی ہر ایک گویا نسل جم تھا او ایل کان لفت میں سخن تیرا تو گویا ہر تھا ابرو فضا مژدہ تر شاہ کراہتا</p>	<p>او بیٹھنا جو برجیا مسل جو ایسا ہی عقہ تھا : فقط سلاکسہ زندان میں تھے آبراری میں زنجیر تاجت کی لڑی توڑے گا آخر تو اگر مارتا تو روز گانے کو نالو</p>

<p>شہنائی جوئی ذات العلی سے تو کیا باعث تہ چہ چہ شد اشہنشاہ غیب کا عشق رہبہر تھا</p>	
<p>رہے نور و زعشرت فرین چہ شش ہمارا فرزا نہ پوچھو کوئی اعیش و فری کو عہد میں اپنی ارسطو جاہ وہ سنس خ نزا اہل عالم سے و عا ہے یہ موالی کی لصدق سے ایسے</p>	<p>گل افشان ہی کریم نیرا چین ہر ہر کے ہر جا کی جگہ فیض سے گھر سے ہے دور سا غریب کہ جبکہ فضل و شش کجھان میں ہے علم پر یا رکے سایہ میں اسپنہ نظر سے کجھو علی وہ لا</p>
<p>ب</p>	<p>ب</p>
<p>بچہ زریبے سے چہرہ سے است اس میں عیان چہ شد اہ چہ کجھ سے نواز شش سپہ کریم فرما</p>	
<p>نہ گل سے مرغی تیرے نہ ہر گلزار سے طلب یہ دل ام نکہہ میں ترک کے بس جا ہی اگٹا ہے بجرق کے غصن سے غیب سے ہر گر نوتق کچھ نہ بھیجھو تونے یار ایسی جان نشان پر</p>	<p>رہا چشم نظر شہنم میں اپنے یار سے طلب برادے کی طرح اقداب خونخوار سے طلب مگر دنیا کے لوگوں میں مجھے ہی سار سے طلب اجلا پاونٹے لے ناداں کسی متیار سے طلب</p>
<p>نہ چہ شد اکو طع تنستہ ک لے فوف جہنم ہے و کے ہے دو جان میں سیدہ کرار سے طلب</p>	
<p>ہر کے ہے کب تری چہرہ کجھ ہر آفتاب اگر سے ہے در پہ تیرے جہد سالی ہر جب کرے چہرہ کو اپنے وہ پر نقش بن گیا حسن کے شہد سے تیرے جہد پیکر سے عرف</p>	<p>گور کے ہے نور کی خلعت کو دربر آفتاب اسلے چشم خلیق کو ہے منظر آفتاب پہر لادے عیان آئینہ دربر آفتاب شہد سے بس ابر کے دامن میں تیرا آفتاب</p>
<p>ڈرنہ ذرہ بھر بھی چہ در اطلت امکان سے ہے تیرا حامی علی دو جگہ کا منظر آفتاب</p>	

<p>تو سن جن پر سوار شراب نوش کرتے ہیں بشا شراب چاہتے ہیں جو بار بار شراب</p>	<p>قتل پر کس آج ہوتی ہے رکھ کر م پر تیرے نظر بزم ان کو آنکھیں دکھانے تک ساقی</p>
--	--

یاسلی حشرین دو چند ا کو
آب کو شرکی خوشگوار شراب

<p>پھولا ہے کیا ہی چوٹ سے یہ لالہ زار خوب جی میں ہے کج پیار سے بوس و کنار خوب آنکھوں میں جہا رہا ہے نشہ کا خار خوب ابھایا سکو گشتا فل شاعر خوب</p>	<p>دل ہو گیا غم سے ترسے داغدار خوب لنگر دہان حجاب میں محروم وصل سے ساقی لگا کے برف میں سے کی صراحی لا آیا نہ ایک دن بھی تو وعدہ یہ رات کو</p>
--	---

ایسی ہو اس بندھی رہے چند ا کی یاسلی
با صد بہار دیکھے جہاں کی بھار خوب

<p>دیکھا ہوں صبح آئینہ میں آت تا خوب دیکھا جو اوس کا صرع قد اتھا خوب بس یہ ہے ایک لب بجا خوب کرنے لگے خواب تو سوال جو خوب</p>	<p>شکوہ نقل میں تباہتا وہ پر جا خوب شہنا دوسروں میں کیا ڈر کے رکھنے ذرا کی کیا مجال گئے جھکے پہلے تگے تھے کفستانہ یہ چڑیا کے ہم سے خوب</p>
---	--

چند ا جو دیکھے یاسلی کہہ سے تا بخت
راہ خدا میں اوس سے نہیں کہہ صوا خوب

<p>صد شکر دیکھتے ہیں کیا کیا بھار ہر شب رہتا ہوں اسلئے میں امید وار ہر شب دل اندون رہے ہے کچھ بقرار ہر شب کرتے تھے آپ باہم تار نہ شکار ہر شب</p>	<p>سوتا ہے ساتھ اپنے وہ گلزار ہر شب شاہد کہ میرے گھر میں وہ رشک آئے پہر لوگی سے جھکوں شہر و کی ہے ہے خود صید ہو گئے ہیں اب دام میں کسی کے</p>
--	---

<p>پ</p>	<p>میدانِ حشر میں تم چیتدا کے کام آنا بس التجا ہے اتنی دلدل سوار ہر شب</p>	<p>باب</p>
<p>کسی دیکھ نہیں ایسے کلمے خواب میں سناپ بھسے میں اتنے ہنڈیر آب میں سناپ یہ اوس چاٹنے کھلا ہے ماہتاب میں سناپ ہزاروں آدین نظر ساغر شراب میں سناپ</p>	<p>ہٹائے زلفوں کے جیسے ہیں سچ قلم میں سناپ جلکے زلف نصیر کی خواب میں دیکھی ہنسی زلف کی لٹ اوس رخ معرق پر اگر سوچیں کس میں جام دے وہ بادہ گسار</p>	
<p>ت</p>	<p>جا شاہِ بخت کا جو ہار سے دم چیتدا ٹپک ٹپک کے رہے ہیں کو منظر اب میں سناپ</p>	<p>باب</p>
<p>عین صبح کے کھیل جاتے ہو پھر گھات کی وقت اوجی ہنسیوں کو ذرا دیکھو اشارت کے وقت بلکہ الفت کی ترقی ہے ملاقات کے وقت تم جو صبح کے کہیں تھے سہرات کے وقت</p>	<p>آپ گردن تو ہلا دیتے ہیں ہر کھوت آہنہ بھی ہر ٹکے ہے اور ہوں ہی ملی جاتی چشمِ بزدل ہم ہوتے ہیں کیا کیا چلیں جا بجا ہوتے ہیں بات کے دن کو چرچے</p>	
<p>کر کے چیتدا تو جین سالی شہر مردان سے انگائے دولت کو نین عنایات کے وقت</p>		
<p>ٹپے ہے اسمِ اعظم کی جو میرے یار میں صورت نہ کجا وہ زبانے میں کسی گلزار میں صورت نظر آجائے اوسکے دل کے نو سہار میں صورت کبھی آتی ہے وہ بھی ہر نگہ کی تار میں صورت</p>	<p>بچھے عقدہ کشائی کی کیوں ہر کار میں صورت ہوا زیا بدن گل و مہتا را خلق جہاں سے لقدق اسلے سہون میں جو ہر پوشش کے میر میں کیا تھا کئی بار میں اس نادانکو چتر سے</p>	
<p>رہے چیتدا نہ کیوں کر رقتے کے یاد میں ہر دم اگر کچھ غلطی کی ہے تو اس کردار میں صورت</p>		
<p>جان گلرد کے آگے رنگ لائی ہے بسنت</p>	<p>بس جو م گل سے پڑ گیا خوش آئی ہے بسنت</p>	

<p>چشمشکر گلدستے جھگو گشتش آئی ہے بھار میکش دوز پوچشس ہوجب تو کیا نازک فرام جلوہ گر ہو یا زبیر میں کیا رنگیں قبا</p>	<p>گرہ رخانی کا اپنے ساز لائی ہے بہنت پہلے سے تیرے لئے منڈ دیکو چھائی ہے بہنت جھپڑنے کیے نظر دہو میں چھائی ہے بہنت</p>
<p>سر کو اپنے کر نقدق آسکے بھیہ مشل گدا تیرے در پر یا غسل چپندا نے گالی ہے بہنت</p>	
<p>نوستہ کی شرطہ فاجہ سے ادا صدر حمت ٹگر شیبے عار ہے ملنے سے مرے اے ظالم سود و نقصان کی ہنہن جھگو غرض دنیا سے غمزہ دنا زواد اگر کے مرے دل کو لیا</p>	<p>دل مرالے ہی لیا بھرنہ یا صدر حمت کیوں کیا عقل کو تو مجھ سے جدا صدر حمت میں رکھوں تیری خوشی تو ہو خفا صدر حمت اس لئے لکھا ہے بیدل یہ خفا صدر حمت</p>
<p>چیتا جو کوئی ہے خدام جناب مولاً اوسے ہے صبح و سنام خدا صدر حمت</p>	
<p>رو برو کب پولہ بسل کے تاب یا قوت رضت اوسہ دیا مان چا کر فاسلم کہ کے عاشق کے طرف میں تجھ میں دی گالی پھونچ کی جب تیرے آجائے دہاک پونچی پر</p>	<p>نام میں جسکا اوز جا ٹری آب یا قوت اپنی فنت میں مگر تھایہ جاب یا قوت مثل نلم کے ہوا رنگ خراب یا قوت شندق دستے لٹا ہے جواب یا قوت</p>
<p>یا علیؑ کیوں فردوس میں چپندا کو عطف غسل کا فخر کہ ہووے جسے باب یا قوت</p>	
<p>کرتے کیسے جو کے دانے کے لٹی جو ابدا عقلت برکتے ہے ہر پری پرواز میں سیر و عالم کو پر روزنہ بختے ہے نگاہ مست سے اپنے بڑی جرات ہے اسی جو میں تیر ہم نشینی میں</p>	<p>نیو چھو ہوش کی اوسکے سوچی اتہا عقلت کبھی کبھی دل ہو دام تیرے رہ عقلت پریشا نجل تھا اپنا اوسہ زلفوشی ہوا عقلت یہ تیری ایک نگہ نے دلہ میری کی ہے کیا عقلت</p>

	<p>کرو اب فضل سے چپتا کو اپنی ایسی بختش رہے تا وورا دیکھے دیدہ دل سے جدا عفت</p>	
<p>چوریا ثابت ہو رکھ تو اپنے سات اے بت نامہربان رہ ایک رات غیچہ دل سے نہ کی پر تو نے بات بھیر حنا ہی جائے کب ہو ہی گات</p>		<p>شیشہ دل کو دیا ہوں تیرے ات کب سے دل ہی سمجھ کر اپنا گھر انتظار آخر ہوا اے گلزار دوہی دن ملنے میں تم گھبرا گئے</p>
	<p>رو برو چپتا کے ہووے کیا عجب مشتری و حشرہ و پروین کو مات</p>	
<p>کچھ اندھون بگڑا ہے بہت رنگ خرابات جھٹج کہ مستون میں ہے جنگ خرابات طے ہوتے ہیں کس لطف سے رنگ خرابات بجی ہے عجب سے لے و جنگ خرابات</p>		<p>اے حضرت دل کیجئے نہ آہنگ خرابات یوں او کے سر نشہ میں ہی صلح کا عالم انگور کا دانہ ہے ہر اک آبلہ پا عش کھائے ہے جی سنتے ہی ہر اسے دل بھی</p>
	<p>یاساقی کو تر بھی چپتا کی دعا ہے یہ دور رہے ادن سے جو ہے تنگ خرابات</p>	
<p>گر نہو دے تو بغل میں زندگانی ہو عبت گر نہو دل سے بطا ہر مہربانی ہو عبت دائے منت سے نہ بولے قصہ خوانی ہو عبت گر بھی صورت ہے میری جانفشانی ہو عبت</p>		<p>ہو عبت ہو گر عیش میں پیری جوانی ہو عبت جان نشانی پر پیری گو خرم آیا بعد عمر آہ و نالہ بر مرے کیا داد دی ہے مہربان غیر سے تو تباہ کیوں تو قحط ہر بزم میں</p>
	<p>بخت ہے ہر گدا کو تو دو عالم یا علی در پہ کب چپتا کو تیرے یاساقی ہو عبت</p>	
<p>گر دل اپنا سے غیروں کو نہیں بچا عبت</p>		<p>کایک ہم سے تو ہیل ہو ہی اسکا کیا عبت</p>

<p>خواب جان و دل کا سٹلے عیان تھی رہا ہوا وہلے ہوئی میرا کہہ میری ٹھکرو وفا ہنسیں تھے مجھ سے کیا سب کیا وہ کیا ہوا</p>	<p>نہ تھا گلہ سے یا غیجہ دہن سے کام گلشن جھا کر سنن تجھ کو بے بدل گریہ کیا حق تے ہیں گئے گمراہ نقصان کو غیر دل کے لئے</p>
<p>بین آل اجڑے یقین چندا کو محشر میں کہ ہو دین جرم بخشی کو عتیٰ مرتضیٰ باعث</p>	
<p>کوئی دل بسیر شمال آتا ہے آج ہے نذا صاحب جمال آتا ہے آج تسپہ وہ دامن سہنال آتا ہے آج اسلئے ابرو ہلال آتا ہے آج</p>	<p>دل میں میرے پھر خیال آتا ہے آج کہ ہوں پڑا ہوش ادھمہ الفسے اب سنگہ ہوں ایک ہٹو کر کے لئے مشری وزیرہ باہم سدین</p>
<p>تم سوا چندا کے دل میں یا عتیٰ کسی عطلت کا جلال آتا ہے آج</p>	
<p>سب ہوس پوری ہو اپنی ایک پانہ کے بیچ اب رہا ہی دل عاشق کی گل گھاٹیکے بیچ بار ہو گئے میرے دل کے پرچا لے سکریج ہو دے کہتے ہیں میری ایسے پہلا کے بیچ</p>	<p>لطیفے گرتو بلاوے اپنے میخانہ کے بیچ کب شاہین شکار داغ دیکھو گلہ و لا علاج یہ کھلے میرا آئینہ رو تیرے سوا عیش میں جلد حوا ہے نظر تالیف پر</p>
<p>یا عتیٰ چندا کو ہے یہ دعا اللہ سے عیش ہو دے روز و شب میرے یہ خاندان کے بیچ</p>	
<p>وعدہ کا کب سے تھل دل بتیا کے بیچ جو چاک عشق میں کب سے وہ پاس کے بیچ دل نادان نہ پڑھ دیکھو گردا کے بیچ سیر دریا کا کرسے سہرا نہ پاس کے بیچ</p>	<p>آلا بانہ بتاٹنے میں ہر بات کے بیچ یہ کیا کیلئے تاق یہ ہوس ہو خواب عشق کی بیج رکھتے کئی دریا کنار ہر سوچ کو بنا خرق جو اس سر ہو کر</p>

دل سے آنکھوں سے یہ چہرہ راجناب مولا
سر سے ایک ہے مقدر بھی آداب کے بیچ

میرج دل ہنسا گیا ہے زلف سے یہ جام کے بیچ	کوئی صورت ہے رہائی کی نہ اس دام کے بیچ
ہریم سے میں بھی شہر میں ساتی دے بیچ	تیرے سینے سے جو باقی ہوش جام کے بیچ
کس نے مجھ سے کیا وصل کا وعدہ ظالم	تجھ کو میں صبح دسا دیکھتا ہوں کام کے بیچ

یا علی تم سے ہے چہرہ کو جو امید قوی
دین دنیا میں ہے لطف سے آرام کے بیچ

ہر عاشق بنی رزم ہراک کو وفا کے بیچ	ثابت قدم ہو کم کوئی تیرے جہا کے بیچ
پھینچائی آہ بوز مجھے زلف یار کی	یہ اندون غبار ہے میرے جہا کے بیچ
چورہ جھاسو اسے زین ذرہ تجھ کو جسم	یہ میرا صبر دیکھہ ہوں تیری رضا کے بیچ
اچھا زسی نظری کرے ہے تو یار پر	دیکھا نہ اپ لطف کسی آشنا کے بیچ

یہ ہی مراد و مقصد و مطلب ہے یا علی
چہرہ اپ لطف و جسم ہو ہر دو سرا کے بیچ

حق نے وہ صحت امکان یہ کیا یار کی طرح	جس نے دیکھا سو بنا صورت و لوا کی طرح
رہتے ہیں درپے ایذا وہ ہر وقت سر سے	دل میں ساکن ہیں ہمار وہ ستار کی طرح
زہد و تقویٰ ہو ہے صفت کہ میں بہوش ہوں	کچھ جی آنکھوں میں یہ طرح وہ سوزار کی طرح
کیوں طیباب نہیں کرتا ہے علاج دل میں	کیا خوش آئی ہے ترے ہی میں ہمار کی طرح

ہو دے چہرہ راجی وہ روضہ کے لفظ یا شاہ
روز شب شمس و قمر چہ پہن زوار کی طرح

آج کرتا ہے لباس اینا بت گلخام سرخ	ہے دو گارہ شکر کا عاشق کا ہوا انجام سرخ
ہر ہر لازم جدر ہے عشق میں ادس ترک کے	ہو مبادا خون ناسحق سے کہ کوئی شام سرخ

<p>خوشنما جیسا ہے تیرے ہاتھ میں یہ جام سرخ جنگب بھوے رگ گلشن بلبل دام سرخ</p>	<p>شاخ گل میں کب ادا ہے وہ جن کی ساقیا مخ دل اپنا بھی نازک اس قدر ہے کہ چھٹے</p>
<p>یہ سیل چپندا کا ہووے صفو دنیا یہ نقش جن سردر شاہوں کا قائم ہے نگین بر نام سرخ</p>	
<p>دکھا تاک بونفا جادو ادا رخ فقط میرا نہیں یہ دل ربا رخ خدائی کا ہوا جو استدا رخ بھلا تو مت چھا مجھے صبا رخ</p>	<p>خسین ملتا نہ مل جبر خدا رخ کیا جلوہ میں حیاں ایک عالم نہ پوچھو انتھاک کی کوئی اوسکے اگر گلر و خسین ملتا ہے کھل کر</p>
<p>غرض چپندا کو ہے کیشن جھپٹے دکھا دے اب بخف کا مرتضیٰ رخ</p>	
<p>اور دن کب کیا ہے پہلا تو بناہ شوخ ہے جاڈہ نگاہ سے آہو کی راہ شوخ محبوب ہم خواہ رہے یا خواہ شوخ دیکھنا تجھ اور کوئی اہل حباہ شوخ</p>	<p>جھپیر دیکھوں ہے تری تر چھی گناہ شوخ کب بوالہوس کو عشق میں نزل ہو جسم کی دونوں طرح میں یاد اوسے دسری ڈھب کسری ہو کیے آج تگلا چشم و ہرین</p>
<p>گردن منہ راز کیوں بنو چپندا کی پاعلیٰ ہے میریہ اوسکے لطیف کی تیرے کلاہ شوخ</p>	
<p>خدا کے واسطے ہم سے ہنو صنم گستاخ کرے ہے نام میرا بد چشم ہم گستاخ زہوں ہزار حضور می بینا پر ہوں کم گستاخ کہے ہے تپہ مجھے کیوں تو دمدم گستاخ</p>	<p>سویے حبا میں اتنا شیکے ہم گستاخ جیسا بار از محبت کو دل میں پر مہیات جو اوسے جین نوکھ لے میں چون وہ اپنا یہ کھا گلے سے لگا لے تو التفات نہیں</p>
<p>یہی امید ہے چپندا کو خوبرو یوں بن</p>	

رکھے ہمیشہ ترا یا غسلی کرم گستاخ	
<p>گرا جا کر وہیں قدموں پر اوکے سر جھکا بخود ازل سے میں ان دنوں تک تیرا مبتلا بخود</p> <p>کسی سے عشق میں تیرے نہیں مجھاسنا بخود ہم گل سرخوں میں ہر دم بھی تیرے کر رہا بخود</p>	<p>ترسے کوچہ سے جب آتی ہوئی دیکھا صبا بخود مجھے محروم رکھ کر نہ اپنے لطف سے چارے</p> <p>لشکر نام پر تیرے کھو و مہ میں سبھی لیکن کیا تھا وہ قدم رنجہ کسیدن بلخ میں ایک</p>
<p>مجھے دو چشمہ سروئی وہ جہاں میں اپنی بخشش سے سدا مولا سے چسدا مانگتی ہے یہ دعا بخود</p>	
<p>کر دوں میں کسھی دام سے یکدم میں باصید تڑپا بھی کہ کبھی بال دیر اسے نہ کھا صید</p> <p>یوں مفت گرفتار اجل آگے ہوا صید اس آہو سے دل کو سرے تک سے کیا صید</p>	<p>کچھ دن کرے صیاد کو اللہ جو سرا صید اب مزہ ہمارا تیرے کاستے ہی بخش میں</p> <p>کیا دام میں گیو کے پینا سے دل دانا دیکھے ہے سوا تیرے نہ پیرا کچھ کسکو</p>
<p>تم سے یہ ترغ مرے مولا ہے جہاں میں چسدا کرے اعدا کے تین اپنے سدا صید</p>	
<p>رہے نہ دل میں ترسے ظلم کا اثر صیاد تری کھان چنی مرے صید پر نظر صیاد</p> <p>کبھی تو ہولے سے کر طرف گدڑ صیاد جٹے گا اور کوئی دم جو لے جھیر صیاد</p>	<p>اگر ہو کچھ بھی مرے آہ کار گر صیاد میں اپنے آپ ہی سے دام میں پینا لیکن</p> <p>ازل سے مرغ دل اپنا ہوا ہے صید ترا تڑپ کے جان تو یوں دیر ہا ہے تیرا صید</p>
<p>یہ دعا ہے مرا تم سے یا غسلی ہفت سول عدو کی شام بھی چسدا کی ہو سدا صیاد</p>	
<p>سوائے آہ کے کیجئے میرا حال سدا صید کہہ دے کہیں حیرم کن ہو دور اثر صید</p>	<p>کر گیا جو کلی میں اوسکے تو اپنا گدڑ قاصد لکھا اوسکے لئے خون جگر سے نامہ رنگین</p>

<p>رسائی غیری کب ہو جو جب تک نظر قاصد نقدق ہو کے کہ با آہ سرد و چشم تر قاصد</p>	<p>کھان پادین گنزدل کی کرانا کا نہیں مٹا ہے جو پوچھے خبر کی حالت سری وہ بیوفا ہنس کر</p>
<p>برائے مدعا چیتا کا یا شاہ مخمف جلدی سید کرنا عرض حشمت آستان پر سر کو دہر قاصد</p>	
<p>کرین ہم اوس سے اسرار غنی کا بھی بیان معصت نظر کھو کہ نام ہو وس سے ہزار لگت ان مقصد لباشاموش سے اپنے کوسے کل یکمان مقصد دی ہے داد بھی اہنت کی جو ہو وہ جان مقصد</p>	<p>بتا دیا ہمارے دیکھا جو کوئی حسیان مقصد کبھی لے غنچہ چشم زگر گن سطرف بھی تو جو مہرے روبرو اسکے سری بقور بھی نہا اوٹھایا کب کوئی پیر فلک سے فائدہ اٹک</p>
<p>ازل سے یعنی مرے نقیہ بچھر وسندا ہون میں ہر اک سجدہ سے چیتا کو ہے تیرا آستان مقصد</p>	
<p>سر رکھوں قدمو نہ ہر جگے مجھے آتی ہے نیند منظر سے مثل زگر تیرے نتراتی ہے نیند رو برو سے سری آنکھوں کے ٹل جاتی ہے نیند لے بھابھے گاہ بوئے یار بھلاتی ہے نیند</p>	<p>گر چہ گل کی سیج ہو تیر بھی اوڑ جاتی ہے نیند دیکھ کر تائی میں آنکھوں سے ٹک آئین ہلا جسے تیرنگان جو در پر تر سے جا روکش دیہاں میں گلہ کے چین آنا نہیں افسانہ گر</p>
<p>اشک تو آستے جیسے چیتا کہ چشم خلق سے سترہ لہمن علی کے غم میں بہ جاتی ہے نیند</p>	
<p>وہست میں رخ کے ترے تیرے گلستان کا غدا سپل میں اشک کے کوششی طوفان کا غدا تو کھے راست کہ دیتا ہوں میں پیمان کا غدا دیوے جمل ح سے ہر دم کو سلیمان کا غدا</p>	<p>گر بکھوں چشم کی شوخی ہو پیر افغان کا غدا در در لگا کہ جی تیرے کرون حرف و سیر گر تجھے میری ہے خواہش تو لوگ کا اسٹ نامہ بر یوں تری راہ میں ملقیس چشم</p>
<p>یا علی خط کینزی ہے جو چیتا نے لکھا</p>	

ہو دے زوار کھف ہے یہ نایاب کا کھنڈ	
روک کو یہ ننگہ بدن کے ہے قاتل تعویذ اسی لئے یا کانا مہ ہے برابر دل کے شرف تھیں میں اب خون جگر سے لکڑش جیسے الما جس گھر خاریہ لکڑیں جا	ایسے بازو میں تو رکھ کر کے مراد تعویذ کام آوے یہ کسین دم مشکل تعویذ بھیکے دیا ہون جو لیا ہے حاصل تعویذ دیکھے ہے پار کے سر سر سبھی محفل تعویذ
چھو جو آہش نہیں چند اجسہ جامع سے دل پہ ہے حب علی کا سرے کاہل تعویذ	
آئینہ سکر کا نہیں دیکھے برابر سوار سناخین بھی جھنڈ کا ہم نے پر ویز کو نسبت نہیں فریاد سے شیرین کب طوطی تصویر ہوا طوطی گویا	ظالم نہ سمجھنا کہ ہے یہ سل کے برابر لیکن نہیں دیکھا تری محفل کے برابر اقص نہیں ہوتا کبھی کاہل کے برابر جاہل کو نہ اعزاز ہو کاہل کے برابر
ہاں بندگی شاہ کھف خوب ہے چند آ ہے شاہ کوئی اوس مشہ عادل کے برابر	
ہر جھبیر باخیاں گلشن میں آتی ہے بہا یہ کھان طاقے تیرے رخ کے برابر ہو کے کوئی گم گشتہ اب دیوانہ جب فصل میں منظف ہے پریم عالم مثل زگس مرط	دیکھئے کس پر بلا تازہ لاتی ہے بہار گر چہ کہنے کو صدا جو میں دکھاتی ہے بہار کہو ج کو جسکے چرخ گلے آتی ہے بہار دیکھیں کسا اب چمن میں دل جلاتی ہے بہار
مشہل بلبل جو اد سے دیکھے غزلوان کیوں نہ ہو یاعلیٰ چند اترے گلشن سے پاتی ہے بہار	
گر چہ تو کج ترے خاطر میں نہ چند دور زنگ بوبرواز میں کیوں گلوں سے خند	جان دل سے ہوں بظہور میں مگر تیرے حضور کیا کسی خانہ برانداز نہیں کا ہے ظہور

<p>یاد میں کس پر جبارق تجلی کے ہوں ہیں جس کی تحقیق ہر دم چشم دل سے یار کی</p>	<p>اشک سے میرے گہا ہے سحر باران کا و فورا مرد حق میں اس حجاب میں وہی صاحب شعور</p>
<p>سیر و ہرگز نہ ہو چہ نہ کسی سے دوسرین یہ جناب رقتی کی ہے کنیزی کا سرور</p>	<p>خال سے تیرے چہل ہے نافہ شک تار بایر ساقی ہو برتا مود کے ابرو بہار پر خدا آغوش میں ملا دے ہمارا یکبار خوشخام آدے ادھر کوچی کروں اپنا شمار</p>
<p>سبزین خط سے مرے خورشیدت ہونا دو چاک ہے صراحی غنچہ ساغر گل ہے سخن بلغ میں گر یہ عالم قدر ہے وہ بمثال اس دہرین گلبدان غنچہ دہن وہ بسرو قد یک بار ہی</p>	<p>کیون نہ ہو تخیل بکسر مالک سیف و مسلم ہے درد کو دوسرین چہ نہ ا کے شام و ذوالفقار</p>
<p>ساقی نے مجھ کو جام مے ار خوان بھر خالی متاع حسن سے ہوں چشم منتظر جی تو تڑپ چلا ہے یہ پتیا ہوں دوستو شاہ و گدا تو ذکا ہوئے رخص پر ترے</p>	<p>ہر تن میں مردہ دل سرا تو اسمن جان بہر او معنت ہی میں آنے لے یوں دوکان بہر لمنے کا اوس کے شردہ ابھی رہے جوکان بہر عاشق ہے بیجان نئی لٹے سے ثمان بہر</p>
<p>چند اکو چہ ایسے ہے یا مرقضی علی صدقہ میں دے حسین کے موتی سے خوان بھر</p>	<p>چہ سننا ہوں ہے تیری خود نمائی کی خبر موتی گر ہم کو منم کے بیوفائی کی خبر دی قریب سے نے نارسائی کی خبر مہمنہر دیر بہن ایک رہائی کی خبر</p>
<p>ہے کہاں غیروں کو تیری دلربائی کی خبر کعبہ دل تو بڑا کر کے نہ تم تجانہ اب واہ کیا قسم سے میری جانفشانی پر تجھے بال و پر ہم نے نکالے آشیان سے دام میں</p>	<p>حضرت آدم سے چند احشر تک مشہور ہے</p>

بس جناب مرتضیٰ کے رہنمائی کی جنس	
عند یسویں سن کے ہر سنے کے جبر الیکار چل سستی پرش ہو کر تو بھی اب دیکھیں یہاں منڈا اس جگہ دیکھا ایسرا نا مدار رعے کے نام سناو سنے نہ حاتم زینہا	جب ہوا میں جن جن جنر و گل کا گزار سنے یہ آواز خوشی لے لے لگا مجھے کہ اور الغرض ہوتا ہے اور شہر فریوں فرنگ وہ نتیجہ ہے کہ خسرو کا جس کے روبرو
مدعا حسدا کا ہے سچا اب اسطو جاہ فیل وزیر بخشش تو کی جاگیر کا بھی ہوشدار	
ہے چشم رہا مجھے لفتش مستدم ہنوز شکر خدا حسن کار با خون جسم ہنوز آہو نرا دکو ہے فقط مجھ سے رم ہنوز اتیک ہوا نہ راست وہ ابرو کا خم ہنوز	کسے طلق عشق میں رہے بکا غم ہنوز انکا تھکے قتل سے میرے ہی ہتا مگر غیروں کو چشم رم سے دیکھے ہے نرم کیا کیا رکھا تھا چشم توقع نہا سے
چند اکو حب آل عبا جوش پر ہے یون مہو صد رز با دہ وہ سچے ہے کم ہنوز	
نہو لے اتنا دہ ظالم پرانی یاد سے ہرگز نہو شکوہ کرے ظاہر سری فریاد سے ہرگز سناؤ مست اسیروں کو خیر آزاد سے ہرگز کچھ نقشہ نہ ایسا مانی و ہزاد سے ہرگز	ہنیں کچھ نفس میں بیخ کچھ یاد سے ہرگز کیا اسکے لئے ہوں منطآہ و نالہ فرقت میں کرن چاک نفس انسان بھوسے فصل میں گل کے بنایا یار کی صورت کو وہ نقاش قدرت نے
توقع ہے یہی چند اکو حسروم دین و دنیا میں معین ہو لگی یا مولا تجھے امداد سے ہرگز	
جان دل ہو گی کیا دیکھ کر فنا کہ بس تو نے اس طرح کیا ہے مجھے ہنوز کہ بس	ج کے اس طرح سے نگلا وہ طرار کہ بس کو کہن پر بھی کیا جو مگر شیرین نے

<p>شب شمار سی ہین رہا یوں نل ہمارا کہ بس چشم عالم نے مذکجا یہ شکر گار کہ بس</p>	<p>ماور و تو اکلین بھی کٹھن بر آیا مجھ کو ہیں جفا کاروں آزار حسرتاروں لیکن</p>
<p>ہندہ چھت کما خند کچھ ہا جھنر و فایب تعریف ہیں مدد پر مرے یوں حیدر کر آرا کہ بس</p>	
<p>نکریوں دیدہ و دانستہ اپنے پرستم نرگس تندیں کھتی ہے آنکھوں میں گرہیہ اپنے نم نرگس نظر آتا نہیں رسو جین کا کچھ بس م نرگس کیا چاک گریبان گل لٹے ہے تہ سے قلم نرگس</p>	<p>لایا کرتا اسکے آنکھوں سے آنکھ کھم نرگس مقابل اب ہوا چاہے اس کے چشم شہلاک نظارہ کو وہ گل و سرسریں آنکھوں سے آتے ہوا ہے جس سے وہ شک چن ایجاد عالمین</p>
<p>یہ دو آنکھیں تو کیا ہوں چار چشمہ آ کو خواہش ہے جناب مرتضیٰ میں ہوئے سرتا قدم نرگس</p>	
<p>مجھے ہے آستان ہی سے صبح و شام کی خواہش خدا جانے کہ کیا کرتی ہے اصنام کی خواہش نروشن رویا ہی کے سوا ہونا م کی خواہش غرض اکرام سے محکوم نہ ہے انعام کی خواہش</p>	<p>کسی کو تبر جسم کی کسی کو جام کی خواہش کیا ہے میر پھیلے قدم میں کبہ دل کو نراش سینیہ ہو لیکن نگرین کی طسوج و بیامین سوائے بندگی رب جنین کبہ مطلب دل ہے</p>
<p>کوئی طالب کسی شے کا ہو لیکن دل کو چھت سدا کے جناب مرتضیٰ سے ہے سدا آرام کی خواہش</p>	
<p>لیکن مجھے سدا مرے پار کی تلاش ہے مجھ کو اتناک اوسی خو نخواستی تلاش ہے پائے رہروان کو سرفار کی تلاش کس ہو کر کے زلف کی ہے تار کی تلاش</p>	<p>لبس کو ہو بھار میں گلزار کی تلاش مگرے دل و جگر کو کیا جس نے بار ہا کتاب گل ہے وادی الفت میں اسلئے و تلمیہ بیچ و تاب مجھ دل پر خنجرین</p>
<p>گنج گزیم سے بختے مولا کچھ اس قدر</p>	

چند اکو تیرے کسی زردار کی تلاش

دو در شراب سرخ ہے عیان صبح و شام رخص حق نے کیا ہے یار کو بس میرے بیظیر تسخیر و خوش و طیر تو کیا خاص و عام تک گر چہ بڑم غیر کو آجائے بیان ملک	دیکھتے تھی تو تیرا یہ جہنس تمام رخص جس جائے دیکھتا ہوں نظر میں جو عام رخص رخصا ہے سب کے حق میں ترا حکم دام رخص دکھلاؤں تجھ کو ایسا ہی جگا ہے نام رخص
---	---

دونوں جھان میں کیوں کر سے فشر یا علی
چند اکو تیرے دز کاٹے ہے مدام رخص

سوا تیرے ہنسن کر کہتے کسی سے مدافخلص عز و راب جانفتسانی کا ہے بھگو غیر کی لیکن تجھے منظر ہے ہر آن میں خاطر تیروں کی ہوں دل سے والہ و شیدا ادا و ناز کا کشتہ	جو تو سمجھتے ہے سبھی تیرا جان فدا فخلص دیکھتے گا جہان میں ہم سا کوئی با وفا فخلص بلا کو ہے غرض تیری سے خوش یا فخلص جلاؤ باکہ مارو ہوں قدیمی آپ کا فخلص
--	---

جانب پاک سے تیرے ہی چند اکو مطالبے
سمجھتا ہے موالی کا تجھے مشکل کا فخلص

شک سے مطلب میں او کو یہ غیر غرض بزم میں تیرا چاہتا ہے جو عیش سے ہے عجب اس بزم میں وہ ہووے گرم گفتگو دولت و دنیا ملے لیکن پریری رہنا رکے	ہر صبح و منگ گیسوئے دل سے غرض پر میں بان بس ہے اپنے دیدہ تر سے غرض شمع کے مانند جھکوتا رہے سر سے غرض ہے تضرع میں حق کے گنج گو سے غرض
--	---

جبکو تو چاہے او سے سب چاہیں چند اکو سودا
طاہر و باطن میں ہے مولا کے مطلب سے غرض

رکھتے ہیں مے شکر کے یہ دیدہ تر فیض پر عجب کیا ہے کرے جھگو گرم سے	دامن میں لایا اپنے ہے دریا نے گھر فیض رکھتی ہے دو عالم پہ نظر ایک نظر فیض
---	--

کبھی جگہ سے رکھتی ہے حرفین	اگر جسم پر گھٹنے ہے چنان تہ بوجہ کم
ہے صخر خدائی کا ہی سب تہیرہ مگر فیض	مردم جنین کوئی تر سے خوان کرم سے

چند ار ہے پر تو سے تر سے یا علی روشن
خوشنید کو ہے در سے تر سے شام و سحر فیض

تسے لہو سے سدا نا اور فریاد سے رطبا	جس کے ہے دل کو مرے اوس سم ایجاو
بلبل گل سے ہے قری و شمشاد سے رطبا	خارا نگوں میں تر سے ہم ہی رہے رنگ جن
ظاہر گو کہ نہ تھا شیرین کو فریاد سے رطبا	متحد عاشق معشوق ہیں باطن میں ہم
مر گئے دی نہیں ہلت جو ہر جلا سے رطبا	حال دل عرض کردن دل میں تھا او کے گنگ

ہو کے کب جو اوٹھاوے وہ کسی کی منت
بس ہے چند اکو علی تیر سے ہی امداد سے رطبا

لازم ہے میزبان کو میمان کی احتیاط	کردل نگاہ ناوکسبانا کی احتیاط
ہوتی ہے پاسبان کو زندان کی احتیاط	غیر تے میری چشم سے آئسو کو رہ مذی
گلچین سے ہو سکے نہ گلستان کی احتیاط	واشد کمان ہو غنچہ خاطر رقیب سے
کرن ٹری ہے شیخ کو ایمان کی احتیاط	دیکھا ہے جیسے اوس بت کا نگو ہے کیرہ حال

ہے گلشن صنف میں تر سے ہاتھ یا علی
چند اسی عند غیب نزلوان کی احتیاط

نر کہ عیار دل آشناسد املوظ	تجھے ہے آئینہ روہ میری گر صفا ملوظ
گر ہے صبح و سما مجھ پہ کچھ صفا ملوظ	جو احتیاط تو غیروں سے روز کرتا ہے
کردن میں کیا تھے دل میں نہیں وفا ملوظ	اگر وہ جان سے اپنے ہوں صلح حاضر
علی ہے تجھ پہ ہوا کچھ نہ عد ملوظ	جھانک بزم میں پروانے سوزبان سے شمع

پہ چائے غنچے چند اسدا کنیزی میں

<p>خدا کرے کہ رکھے تجھ کو مرے لئے مخلوط</p>	
<p>ہوا نہ آہ کا اپنے بھی اثر مخلوط کرے ہے دکھو مرے تیری کیلئے مخلوط رکھے جو ایک ہی جو میں لست کر مخلوط تو کبھی بندہ نوازی ہوئے ہو کر مخلوط</p>	<p>سے رہتے باہم وہ سیمبر مخلوط دروغ چشم کرم سے نہ کہہ کہ اسے ظالم نہ بار بار سو سس ہو ناست کی جھکو تہمتا ایک حد انی کا ہم دکھائے تہین</p>
<p>یہی دعا ہے کہ چیتا کا دل عسلی ولی ترے کرم سے ہے تمام اور سحر مخلوط</p>	
<p>میں روپانے کو بیاباں جل جاتی ہے شمع کھنڈے سے باد صبا کے سخت شرماتی ہے شمع دیکھتے وقت سحر جان سے جاتی ہے شمع دیکھ کر اسیہ کو جی سے گھبراتی ہے شمع</p>	<p>بیتابیل شعلہ رو کے بزم میں آتی ہے شمع حسن کی شہرت کو تیری سن کے لے فور شہرو چشم ترا در جان لب ہے ماہ رو کے عشق میں کھول کھول میں ان زلفوں کو پیارے رات کو</p>
<p>چاہئے کو نین میں دست چاہت یا عسلی ساتھ چیتا اپنے لے ایان کی آتی ہے شمع</p>	
<p>سننے نین حق میں یہ پرہیز ہے چار کے منغ کیوں تو انجیلی کو کرتا ہے طر حار کے منغ جھکے فرج کو اس صید گرفتار کے منغ مت تو لینے سے کہ اس باغ شہار کے منغ</p>	<p>ہونے سے جھکو طلیاب تو ٹکر یار کے منغ خوبی ناز سر ایان ہے عجب شئی زاہد شے جزا و سکون حد اینہ کی فضل گل میں کعبہ عسمر کے ساتی نے اش جھکو دی</p>
<p>آرزو ہے یہی چیتا کو عسبت مولا دیکھنے سے نہ کرے ہا کرسی زوار کے منغ</p>	
<p>سحر راجا عسبت آپ جوئے تیغ سین زبان پہ جگے ہے ہفتگوئے تیغ</p>	<p>کہا ہے جھکو دیکھنے کیوں جتوئے تیغ زخم جگر کی ادس سے نہ کہہ چشم ایام</p>

<p>قد مونہ پر رکھے تھاکوئی روبرو کے تیغ بار ذکر نکالے جو تو آرزو کے تیغ</p>	<p>کل رنور گنا مرا صفت شاق میں تر ہے ہوے ابھی تڑپے رہا بسملوں کا جی</p>
<p>چند ا کے خیر خواہ کو عزت ہو یا عسقی اوس کا تار ہے سر بد خواہ سو کے تیغ</p>	
<p>لائے وہ نذر سر کو تر سے ہاتھ کی طرف کہتا ہے دیکھ دیکھ کے دل رات کی طرف ظاہر کی تو نظر ہو بد اراست کی طرف دل ہے وہ گلبدین کے ملاقات کی طرف</p>	<p>کھینچے ہے جس تیغ کو تو گھات کی طرف کیا سچ سے سوز دل کہوں اپنا رنگ شمع باطن میں دلوگو کہ جلا یا ہے تو نے آہ مجھ کو بھار باغ سے کیا کام عنذیب</p>
<p>یے شک دریب یا علی ہر ایک جان سے چند اکو بس ہے تیرے عنایات کی طرف</p>	
<p>ہے مری تامل میں صحن گلزار سخن باریابی ہو مجھے جہ دم بدر پار سخن جان دل سے جو کوئی ہو وہ گلزار سخن کون ہے وہ جو بھین فحاج سکار سخن</p>	<p>کیوں نہ ہو دل ابلون میں بل زار سخن دولت کو نہیں ہو جائے قرہم آن میں اوس موالی کو ہو پھر خواہش باغ بہشت خلق کی ہے کار براری او کی ذات سے</p>
<p>گو سراپا تو ہے غرق بحصیران خوف سے بس حمایت کو تری چندا ہے سالار سخن</p>	
<p>چشمک کا لطف پار کے سر گز نہ پائے برق چادریں ابر کے دین منہ کو چہائے برق چتون بھی اوس بہو کے کی ہے آشنا برق خواہش ابر کی ہے تجھے لئے ہوائے برق</p>	<p>ہر رنگ سے ہزار جھلک گو دکھائے برق باہر ہو کھلے برق سے وہ روئے آئین گرمی جنین ہے آنکھ لڑانے میں کچھ نظر چشم پر آب دآہ شر بار سے ہے کام</p>
<p>گرمی وہ ہو دے حسن میں چندا کے یا علی</p>	

علوہ کو اوسکے دیکھ کے بس لوٹ جائے برق	
دہوڑے ہنسنے کو نسلی آنکھوں سے گماہ معشوق عجزہ و ناز و ادا عشوہ سپاہ معشوق جیسے دل تنگ ہو رہا ہے جو شاہ معشوق ایک گز جان سے روکا ہوں میں راہ معشوق	سناں گز رہے ہیں کہ در پردہ ہے ماہ معشوق ترک کی ہوتی ہے تنہا کہ سدا رہتے ہیں آہ پر زور نے گہولی نہ گرہ طالع کی دیکھے جو ہر شکر سے دکھا دے اللہ
کب بھید و غائب سے چھپتا اتری لے شاہ کجف پرورش تھمبے سے عاشق کی نساہ معشوق	
کہ ہو سکتا ہنسنے سے آئینہ کے رو برو عاشق وہ سنگین دل ہنسنے تلک کیکامو کھو عاشق کرتے ناز و لطف سے خاک کو دل کے رفو عاشق کہ تجھ پر ہے مہرے گل و تر ہی رنگ عاشق	وہ یوں دستار پر اپنے سے طفل تہ تو عاشق سہری نازک فراہمی کی ہنسنے کھٹا جس پر گز خوشی خوبوں کی ہر عاشق کی رسوائی میں کھو ہنسنے کیسے بس عنوان جنت تیرے شیدا ہی
مخمو جان سے تجھ پر لطف یا عسلی کیونکر بدل ہے نام پر چھپتا تیرے لیے گفتگو عاشق	
ڈر سے بادل لے لیا پہلو میں اپنے دا بے بق جسکی گرمی سے سدا اٹھالے سبے بخود آ بے بق آنکھ سے اپنے سدا اٹھالے خون بے بق عشق کی آتش کے گرہ سے پویش و تاب بے بق	تجھ بے لہر آنکھوں میں میسر ہو یوں جاب بے بق سہری سر گز سچ بہت دل جلون کی اپنے آہ بھر کے غم کی گھٹا دل پر مہرے یوں دیکھ کر ایک ہی شعلہ میں رہتے جانے پانی ہو گیل
گرم رو ہے یہ دل چھپتا کجف کو یا عسلی جسکی حشر سے پھرے ہے چرخ پر بتا سب برق	
میں نظر بھی دیدہ بیدار اب تک دیکھا نہ ایسے دور میں ہر شاہ اب تک	آیا ہنسنے ہے خواہ میں بھی پار اب تک سب کدہ میں بست ہیں پیر ایک تجھ سوا

<p>شہ جال لبے لکھو دیدار اب تک کھٹکے ہنہ دل میں وہی سر سے خار اب تک</p>	<p>شہ پہلے اپنے وصل کے کرنا کبھی دہم دیکھا قریب تھا گلہ کے تہ سے آہ</p>
<p>بو لینگے لوگ ساقی کو تر سے حشر میں چند اعلیٰ دلا سے ہے شراب تک</p>	
<p>آیا تھا اپنے گھر سے سراپا ریمان تک نرگس ہے تیرے چشم کی پیاریمان تک پھر آئے وہ کبھی تو سنگار حیان تک ہے تازہ میرے اشک کے گلزار حیان تک</p>	<p>ہمہ مختارات طالع بیدار حیان تک کب اوجھ کے سوا ہے ٹھکانے کے زمین سے مگر ہے دل وہ جگر تو کیا پر بھی ہے عرض شہنم سے کہہ غرض نہیں چشم امید کو</p>
<p>چند داغ جائے فلک پر سنے سے نام دل میرا ہے علی کا طلب گار حیان تک</p>	
<p>پھر تہا ہے بخود داہم دست و خراب دل اوس شعلہ رو سے جل کے ہوا ہے کباب دل اسپر بھی تیرا مجھ سے نہیں بیے حجاب دل ترپے ہے جان اور ہے پر خراب دل</p>	<p>ساغر سے کئے چشم کے پیکر شراب دل تیرے گاہ گرم سے ساتی حین ہے کپہ سر کو میں اپنے نذر کیا بات کے لئے ٹھہری ہے جسے آنکھ پر پیر پیر آہ</p>
<p>چند آکی ہے یہ عرض کہ دو نون جھان میں اپنے طرف ہی رکھیو سرا بوتراب دل</p>	
<p>تو دیکھ میرے یار کو کب ہو دو چار گل ہرگز نہیں رقیب سوا کوئے خار گل شہنم کی طرح ہوئے ہیں ہر دم سنا گل کشتیوں پا کے سامنے ہے افتخار گل</p>	<p>تیری تو غنڈ لیب غرض ہے بھار گل دیکھا چمن میں واسطے بلبل کے چابجا اوس غنڈ لیب کے باد میں اشک گھر تر سے آنکھوں میں غنڈ لیب کے خوشتر ہے ہر گل</p>
<p>چند انہو سے کیوں تر سے شرابان یا علی</p>	

تو جان عدلیہ ہے تو اعتبار گل	
یون ہی تیری گرہ ہر سال بسال مہ مبارک کتے پید فرخ قال اور اللہ کا رہے افضل گمان قائم رہے تھے افعال	ہو تری عسر خضر ماہ جمال رشتہ تار دم مسیحا ہو پنجن تخب ہون گرم گستر شش جھت میں سپہ شہرہ شش
عرض سرکار مرقدی میں مجھ سے ہے پائے دو نوجوان کا چپ ہمال	
رکتے ہیں ترسہ دور میں چشم کرم ہم ہرگز خنوارہ دیدار ترسہ دام سر ہم رستہ میں عیان عمر سے بادیدہ ہم پینے سے تے جام کش کے جو ہم ہم	ہاتے ہیں توغ پتر سے غیر سے کم ہم پرواز کی امید ہے گو مرغ عشق کو جون شمع تری یک نگاہ گرم سے ظلم عیان سلطنت کے کی ہے ساقی کے پڑا
معروضہ مجھ چپ ہمال کا ہے آٹھ غیب سے دیکھیں نہ کبھی گردش افلاک سے غم ہم	
کم ہم بھی انکس ریزی بن تیرے ہم گذر تیرے کس نہ کرتی ہے گل پر سر ہم مجھ سے ہی ہم گزرتے ہیں تو بھی در گذر ہم اڑتے ہے رنگت کے گل کے لگا کر باغ پر ہم	چمن سے کیوں اڑی اس آہ دلو دیکھو شبنم اگر لیل تیرے عشق کی عاشق نہیں ہے وہ نہ ہو کو عشق گل سے نہ جھکو گل سے راستہ ہماری آہ کی تاثیر نہ بیان ہووے گلشن سے
لقدق جان دل سے دین سے بیان سے اپنے ہے چپ ہمال اپنے مولا کی تو ہو جو شہر شبنم	
کچھ کے کوئی سد اپنے نہیں کام سے کام طار دل کے چپ ہمال تو ہو جو شہر شبنم	عشق میں ننگ سے مطلب ہے نہ نام سے کام جیسے زلفوں میں تیرے پار گرفتار ہوا

<p>بھڑکوں کو کیونکہ رہے شیشہ اور جام سے کام نازین اسکو پڑا تھے جو دشنام سے کام</p>	<p>منجھو عارض و لیک کا جسے چکا ہوا سے پھر زین لائے سنی دیفٹ مری کی دبات</p>
<p>رکھے چست داندہ بھی فقیر و خاقان سے عرض کیونکہ اسکو شہ مردان کے ہے اجنام سے کام</p>	
<p>پھر لگاتے ہیں اسبل کا وہی یار سے ہم ڈرنے والے تہن ظالم تری تلوار سے ہم لڑتے ہی آنکھ کے کچھ ہو گئے سشار سے ہم تھین انکار کبھی کرنے کے اقرار سے ہم</p>	<p>باز آئے ہی تہن مت اٹل خوشخوار سے ہم مان کر ابرو سے خمار کو مت دیکھو اوہر کس شیلی کی نفس چرچہ گئی چتون یارو عمر بھر بکوبے منظور محبت کا بناؤ</p>
<p>عمر بھر یوں ہی ہے حسن کا چست داندہ جلوہ آرزو رکھتے ہیں یہ حیدر کرار سے ہم</p>	
<p>تڑپے ہوں انتظار میں اے شوخ آہیں معلوم یوں ہوا کہ ترا دل لگا کھیں یجاے یہ بھارت ترے تک صبا ہیں جان باز تو نے اور بھی جیسا بنا کھیں</p>	<p>ظاہر میں یا کہ جواب میں صورت دکھا کھیں میں پوچھتا ہوں دن کی تو کھتا ہے رات کی بلبل منظر تڑپتا ہوں گلر و بھار میں کی کوہ کن نے کوہ کنی میں جان کنی</p>
<p>چست داندہ کی عرض ہے یہی عالیجاہ کے عقدہ کو حل کرن سے مشکل کشا کھیں</p>	
<p>اجی رہتے ہیں ہم بھی حیاں ہناری یاد کھیں مزدہ جو کچھ کہ ہے پچھلے سر کی اشکبار میں عجب حالت ہماری ہے ہناری انتظار میں اذیت کتنی ہے میں یار کیا کیا تیری یار میں</p>	<p>ہا سے واسطے تم ہو اگر وہاں بفراری میں جو اہل دل کہ صاحب درہے آگاہ ہے وہی نہ وہ ہوش جو اس اب میں نہ وہ اٹک طاقت کوی کسے کھاتا ہے تن سے روح کیا کچھ</p>
<p>...</p>	<p>کے مشکل کشا کی جد چست داندہ کی</p>

<p>کھلتا منہ سے ہے ہر دم بھی بیے اختیار میں</p>	
<p>حکوم ایسا دیکھا کوئی جنین کھین رہتا ہے شام کو تو کھین اور سحر کھین پر نار سائیون کا مذکھا شکر کھین کے یہ بد یوں کو بہان کے گھر کھین</p>	<p>حاکم کے کھنے کا ہنسن بچھو اثر کھین اس وضع پر ہو کیا مجھے پھر تیرا اعتبار بویاز میں دل میں سد ختم آرزو جہاں جو بسندگی میں کرے جان کو نثار</p>
<p>چند اکو آرزو ہے یہی ادس پر لطف کے یا مرتضیٰ عسلی ولی مہ نظر کھین</p>	
<p>باطن میں ہم تو دل کے سوا آشنا ہنسن لیکن مجھ و در میں کوئی نہیں سنا ہنسن دل بھی سرے نفل میں ہے یا آشنا ہنسن ہر جذبہ مجھ سے خوش تھو تو میں خفا ہنسن</p>	<p>نظارہ کی گنگو کو سر سے پاس جا ہنسن فرما دو تیس نے تو دیا جان عشق میں یہاں تک تو ادھکیا ہے زمانہ سے اتحاد جھگڑے ہزار مجھ سے تو کردار سے صلح</p>
<p>چند اسمجھ کے کعبہ دل یا عسلی ولی ادس کو سوا کے طوف بخت درعا ہنسن</p>	
<p>اسلئے خون رہا آن کے ہم آنکھوں میں ایک پیر تاسے تیرے زلف کا خم آنکھوں میں اشک کی طرح نہ ٹہرا کوئی دم آنکھوں میں یوں فلک کے بک پار کے ہم آنکھوں میں</p>	<p>جاوہ گر املہ نون کچھ اشک میں کم آنکھوں میں راست کہتا ہوں بھی سچ کھلے میں دل کے دل میں رہتا ہے مے گرچہ وہ تفضل بد خو نظر میں بدلی ہن بھیس جگر ان غاں صحو</p>
<p>باغبان سے سخن منت یہ سنا زمو لا۔ دل کے داشت سے ہے چند اکو ارم آنکھوں میں</p>	
<p>وہ ابرو کا تیرے جو دم دیکھتے ہیں تجھ جو بے ہم ہر صدم دیکھتے ہیں</p>	<p>صلال مہ تو کو کم دیکھتے ہیں حرم کو بنا کے ہن بن دیر دل میں</p>

<p>حسبوں کو تیزی قسم دیکھتے ہیں جو آہو کو جس شکل سے رم دیکھتے ہیں</p>	<p>سین تیری آج سے ایک لذت اورین پرین کیونکہ نسبتی میں اس عشق کے ہم</p>
<p>کبتیری سے ہے ماضی کے پیسر جو چیتہ دار لطف اتم دیکھتے ہیں</p>	
<p>خدا نے بگڑ دکھایا ہے پھر بیمار کا دن نیو جوہر کیونکہ گنا تیرے بہتیرا کا دن نشہ کی رات ہے یہ اور ہے خار کا دن تام ہووے نہ رہتے وہ لگا کار کا دن</p>	<p>کٹی ہے جو کئی شایبہ ہے وصلیار کا دن اوٹھا نفل سے تو اے اور سے تیرے قسم تجھے سیرینا کی ساقی می دے سوائے نالہ داہ و فغان لے نہ رہو چین</p>
<p>کٹے ہوتے دم بھیہ جو چیتہ دار کا یاد مولائین - گنے بے عمر میں اپنے وہ ہی شمار کا دن</p>	
<p>حکے خیال کو ہے کے ننگ خواب میں عاشق کی صفت سے جو کہ رکھے جاگ خواب میں دیکھا ہوں جب سے در کا ترے گنگ خواب میں انگلیوں کا جیسے کرے ڈھنگ خواب میں</p>	<p>باہم وہ کہ جیسی سے بے ترنگ خواب میں زخمی کیا وہ دل کو سر سے شہسوار حسن سے تار کبہ کیا میں اور اصمغ بھگا کبھی نہ راہ سے ظاہر میں خوشخرام</p>
<p>سیدار کیا نصیب سے چیتہ دار کا اعلیٰ باغ سخن کا دیکھا ہے جو رنگ خواب میں</p>	
<p>نہم سے بھی ہوا ہتا اس قدر نور کا سامان کھڑے ہیں دستہ سامنے قبیر و خاقان بزرگ زہر کھب کر کم سے ہے ترے پھان تے خوان کم پر کون ہے وہ جو ہنن مہمان</p>	<p>مہیا و زین جویش ہے تھے رشتہ داران بھلا اب کوئی ہو کیا شان شوکت میں پھر نہیں کچھ حاجت اظہار شاہا حال دل میرا سچی شہر عالم ہے گدا سے شاہ کتہ بسم</p>
<p>سدا چیتہ زین چیتہ دار سے ہزاروں جگے سایین</p>	

<p>انعام الدولہ و شاہ دکن سے رسم دوران</p>	
<p>جو دیکھا ابر کے عارض میں پیر خال تاباں کو رہا ہم دیکھیں ہاں ایں مرے میں عشق کے برہن سوا اگر دیکھ کے ایسے بل جیہ انوشش نہاں ہو سچاں سوز گئے دیکھا گریبان چاک کر گرجی</p>	<p>کھی پہتی کہ یہ بندو کرے سے حفظ قرآن کو سبق تھا داق و قدر کا وہاں لعل ایشاں کو لگا دین آگ ہی بگنخت ہم گلستان کو سنجائی نہیں ہے ہات میرا تیرے دہان کو</p>
<p>چاہی لیکے ہر کیسے ہاں سے وسیلہ سے جو اپنی آبرو سوینی ہے چھدا شاہ مردان کو</p>	
<p>تم منہ لگا کے جیروں کو مفرد مت کرو ٹوسے جھکے ہر گھڑی ازاری نہیں ہے خوا ہر چند دل دیکھا کسی کا بڑا ہے پر نے جو جو جہ سے ہے منظور اختلاف</p>	<p>گاہ چلنا ایسے دیوں سے دستور است کرو یہ راز عشق ہے اسے شہود مت کرو رنجیدہ خاطر و بکو تو رنجور مت کرو جز ذکر یار ہم کوئی مذکور مت کرو</p>
<p>روشن رکھو جہان میں مزلامت ال مہر چھدا کے منہ سے لڑکے تم دور مت کرو</p>	
<p>نواپنے بزم میں ہے بیٹھنے اگر ہلکو ہاری چشم نے ایسا کمال پایا ہے فلق سے عشق کے ہو جائے دل بچوں غلطان وفا کے ہاتھ سے اپنے کمال عاجز ترین</p>	<p>کھڑے ہوں دیکھنے شاہان سحر و سحر کو جدھر کو دیکھئے آتا ہے تو نظر ہلکو نظر جب آئے تیرے کان کا گھر ہلکو جفا تو اسکی تھی معلوم پستہ ہلکو</p>
<p>نہیں ہے طاق سے کسری کے کہہ غرض چھدا ملا ہے جب سے کہ شکل کشا کا درمہ کو</p>	
<p>کیوں تیر وقت لگاتا ہے حنا ہاتھوں کو قتل پر میرے کہر باندھ رکھا ہے جو قدم</p>	<p>نگاہ آئے سے خون سے کیا ہاتھوں کو حق رکھے خوش تیرے لیے سزا ہاتھوں کو</p>

گر مے دل کو جرایا ہنر تو نے ظالم نغمہ سوز سے دل کیونکہ نہ پرواز کرے	کھول دے بندہ تہلی کو بستہ ہاتھوں کو رقص کرتا ہے تو ہر وقت بجا ہاتھوں کو
--	--

در عا پائے گی چپٹ لکھا ہی جھبہ دعا در گمہ شاہ خف میں تو اوٹھا ہاتھوں کو	
--	--

سائے نیچے شہ کے سونہ زہارا آئینہ عاشقوں کے ہاتھ عالی ہوں تلخ حسن سے منتظر اس کی تو جھبہ گمہ ہیں سستاہ و گدا گر بھین ہے محراب تیرا پھارے کس لئے	پہن آوے گر لظاہر آئینہ چار آئینہ عکس نشان جو ہو تیرے معیت نذر آئینہ حسن سے جکے لیا ہے گنج خرد آرا آئینہ رات دن رکھتا ہے عیسان چشم بیدار آئینہ
---	--

نور سم کرتے ہیں چپٹا بے تکلف انسا دل گر ہوا کی کو عسلی کے ہووے در کار آئینہ	
--	--

ہے مضامین کا یوں اپنے نظر میں غوط مردم چشم کو کیا مردم آبی سے مثال خوب سمجھتی ہے ترے برہم پوٹا کسٹھ خوڑ کیجے تو میں پر روز جادات نبات	جیسے بوجھ کا سلسل ہو گھر میں غوط کھائے وہ پانی میں یہ خون جب گھر میں غوط دیکھے خور کھائے ہے جیوں نور سمجھ میں غوط ذرتے جلوہ کا ہے داست شب میں غوط
--	--

یا علی تلام خون خوار ہے دنیا شہور کھاوے چند آئیں ہی او کے سنور میں غوط	
---	--

ہو مثل گل صبا سے غاسل کی واگرہ دل تھن و بطایر کے ہر تھکے سے گرد یک عقد دل کامیرے فلک سے کھلے حقیقت یک عمر بعد گھر مرے آیا حجاب سے	جب سے وہ عتق لکے جبین پر دیا گرہ دیکھا جو بکھرے کھرتے رزلف رسا گرہ پل مارے میں خنچوں کی کھوے صبا گرہ وہ دیکھے سکر پاؤں تلک جا بجا گرہ
--	--

چپٹا کو دو جہان کی خوبی نصیب ہو	
---------------------------------	--

کھولے کرم سے اپنے توجہ شکل کشا گرہ	
روکتا ہوں جو اسے مجھے خفا رہتا ہے گرچہ عیشیں مہیا ہے پراس محفل میں ہو سکے کہ طرح بہلا تیری ملاقات نصیب بے سبب او خدا واسطے ٹھکرا نہ صنم	دل بھیر میرا ترے کوچے ہی میں جا رہتا ہے خانہ آباد نہ تو ہودے تو کیا رہتا ہے گھر میں تیرے ہی رقیب اب تو سنار رہتا ہے سر سر اتیرے ہی قدموں سے لگا رہتا ہے
دیکھتے ہیں بھی چیتا کو موالی مشعلی حیدر آباد میں اک اہل و فادرہتا ہے	
کھنا بیباک شتاب مرے گلزار سے سدہرے نہ کہہ ترے صف ترکان کجا منے بیکل کیا ہے ترے لقوڑے جان من گو اترا عیش کا معدن ہے تو مگر	آنکھوں غمیں جان آئی ہے انظار سے مردانہ دل تھا وہ کہڑے جو ہزار سے کل کا نہ وعدہ کیجیو اس بققرار سے رجبت مجھے جوئیہ ہے بوس و کنار سے
میدان میں کئی گونے سخن بچہ سے لے نہ جائے چندا امید رکھ شہ الدل سوار سے	
دیکھا جن میں دہرے کیا کیا بھار ہے دیکھا نہ آئینہ نے کبھی جسکو آنکھ بہر تولے قرار وصل کیا مجھ سے طاہرا باغ محبت آنکھوں سے اب گر گیا سرے	ہے لالہ رو کوئی تو کوئی گلزار ہے شکر خدا وہ اندازن ہے دوچار ہے تسکے ہماری جان بہت بققرار ہے دل میں بسا وہ سبز خط روئے پار ہے
چندا لے یا عسلی ولی تا ہم پر ترے مدتے کیا ہے جان کو دل بھی نثار ہے	
سبہا لہو کو اسے شلنے دان لغون میں اولجا لے نہ پورا وصل کی شب میں ہوا عاشق کا اک لہران	چشمے میں بن ڈھسے کے زہر ہر دو ناگ میں کالے جدا ہی لے نرسی عالم قیامت مجھ سے دن ڈاسے

<p>کہ جس نیشہ سے نیکو لوگوں کے دل میں مگر گھٹائے نہ تو جب تک بڑے عالم کسی بیسے درد کے پاس نہ</p>	<p>اشارہ پچھلا دوسرا ابرو چاہے تہے یہ دل میرا کمان بھیجے بھی نہیں ہے نادان قدر تو دل کی</p>
<p>ہیں مخفی ہے حال دل علیٰ سب تجھ پہ ظاہر ہے تو ہے رو بہ شکر خورشید ہے چہ خدا کے رکھو اسے</p>	<p>مجھے نام خدا اوس شوخ کا یہ طور بہانا ہے ستم ہی یہ کہ اگر جسے شہم کا جوید ہوں تیرے ہی سنبھیل دل کا میں ڈالا ہوں اب دریا مول لہنت کی ز تو سے داد سی الفت کیا ملے یاد مصنف ہو</p>
<p>ادا سے میں بہ ابرو مہربان بیجا سکڑتا ہے نہ شراب پرنگالی تو مجھے ساقی پلاتا ہے بلاعل ہے سلامت یا بلاطم ہی من آتا ہے صف عشاق میں ناتی تو اسے کو کھاتا ہے</p>	<p>برنگ گلاب طائر مبتلا تا ہر آن دل میرا ہر ایک اطراف سے چمدا بخت کو کھینچ لاتا ہے</p>
<p>نہ کہ تشنہ مجھے ساغر براہ مہربانی سے جس میں برشتان سے مٹھلے قندہ عطرانی سے کوئی مشوق کب عاشق کو داد جالفتانی سے کہہ تو بوسے ہی مجھے لے پار جانی سے</p>	<p>بہت محزون ساقی شراب ابرو آنی سے خجل جیسے کیا ہے مہر کو وہ ماہر میرا گلہ کرتے ہو کیوں اب حضرت دل مایہ کا اپنے نقدق جان دل اپنا کیا ہوں تجھ پر سے</p>
<p>رکھے ہے آرزو چہ خدا نقدق سنا ہزار دو گنا مرے جو ہیں عشقی والی مراد میں من کی مانی سے</p>	<p>جو گیسو نے پر کی نکال تفریر آتی ہے مرقع صفو امکان ہو گو گلک مرصور ہے جو کبہ خوبی ہے چہرہ پر نایابان خط خوبان میں کرے گرفتل جبکہ باجلائے او کی حور منی</p>
<p>پئے دیوانگان بیختمہ نہ بخیر آتی ہے نگہ میں ایک عالم کے تری تصور آتی ہے کمان اس وضع کی کا تہیے تحریر آتی ہے پئے نگاہ ہے عالم یہ کب تقصیر آتی ہے</p>	<p>مخلا ہے یا علی کیونکہ روح شہر سے</p>

کہ چپنڈا بھڑوٹ مرقد شیر آتی ہے	
ہوا کچھ عیبی نہ حاصل نالہ شکر سے اپنے اعنیم کو زنداں سے نکالایے سب بھڑوٹ یہ مرغ دل ہلال ابرو تھے نرگاں کا قہار ہے جو ہو کوئی ترے قاتل عالم وصل کا پیا	گلہ بھڑوٹ رہا ہے شور بے تاثیر سے اپنے ساتھ غل بھی توئی نالہ زنجیر سے اپنے نکال اب آرزو میری کمان دتیر سے اپنے نہ رکھنا تیرے لب آب و دم شیر سے اپنے
نہ ہو چپنڈا زمانے میں کسی سے ملنی ہرگز جو کھتا ہے تجھے کہ شیر و شیر سے اپنے	
ہر روز جو یون ہی ستم ایجاد کرو گے گردام سے اپنے ہیں آزاد کرو گے اور دن سے اگر دوستی رکھتے ہو بظاہر ناشا دکھنی دل میں نہ ملنے سے ہمارے	دل عاشقوں کے سیکڑوں برباد کرو گے پھر کس سے یہ کج فتنس آباد کرو گے باطن میں یقین ہے کہ ہمیں یاد کرو گے اب کبھی ہوگا جو اوہ نہیں شاہد کرو گے
سو جان سے ہوگی وہ لصدق مرے مولا چپنڈا کی جو کوئی بن امداد کرو گے	
چشم کا فریحی اور غمزہ خوشوار بھی ہے کدو سلیم میں ناستے دل کی پہلا گر چہ پاتھ کے ملنے ہے سوزش ہی وہی کہہ سہجہ کری کیا اوس نے تعلق ایدل	قتل کو پاس سپاہی کے یہ تو ار بھی ہے صاحب سج بھی ہے مالک زنا بھی ہے جس جگہ گل ہے مرجان وہیں خار بھی ہے رحم پر صرف نجا اوس کے شکر بھی ہے
حال دل کس سے یہ چپنڈا کے ہر شکل میں یہ سٹی تیرے سو کوئی مددگار بھی ہے	
گو یا کہ نازہ کھنکری وہ اتہا کرے پھنچا تو اوسکی خاک قدم میری چشم تک	دل کو جوان بتوں سے کوئی استنا کرے جب غم و دہن ہیں گندہ اسے صبا کرے

<p>سہا دہی شہور وہ جو کسی دل میں جا کرے گر باہنیم لطف تو سو عقدے داکرے</p>	<p>ہوا دس میں زرق برق زمانے کا القرض گلرو عجب ایک چٹپٹہ دل کیا ہے میرا آہ</p>
<p>چشم امید ہے یہی چہتا کو روز و شب میری طرف نگاہ کرم مرتضیٰ کرے</p>	
<p>سلام حضرت اس گلشن میں بہشتنا د کو پہنچے خودی کو اپنے جہیلے خدا کی یاد کو پہنچے خبر میرے خون کی اگر ستم ایجاد کو پہنچے نذیکجا ایک دم جو کوشش فریاد کو پہنچے</p>	<p>اگر وہ قامت زبانا میری داد کو پہنچے ادا شرط عبادت ہو سکے ہے کب احاس کی ہے کوئی نہ عقدہ پر عشاق سے باقی ہوے میں عین میں شہور گر تیس دن وہ حق بھی</p>
<p>محض کچھ حاجت تفریح چہتا اس پر روشن ہے سوائے تینوں کے کون اب فریاد کو پہنچے</p>	
<p>گنجا ہوں شب و روز جو میں راہ کسی کی ہکو تو ہنیں نیزے سوا چاہ کسی کی ظاہر کو نہ سببیدہ کرا چاہ کسی کی ستا سین کچھ بات وہ دلخواہ کسی کی</p>	<p>یا داگنی ہے دل کو مرے آہ کیسی خواہش تجھے غیروں کی سدا رہتی ہے لیکن بوسہ بھی کوئی مانگے تو ہے جان کے حیرت کس طرح کھوں آہ بجا حال دل اپنا</p>
<p>تحقیق کیا ہم نے سبب شہرہ شغف کے چہتا کو گننا ہنیں دانہ کسی کی</p>	
<p>اگر سبب محض میں اپنا ہوش آئے طرف سستی کے یہ دیوانہ گر صحراب ہوش آئے صد آہ نامکمل ہے دل سے تا جوش آئے اگر آئے میان باد تو کب نہتا محوش آئے</p>	<p>عجب کیا سیکشی کا دل میں سرتاپا ہوش آئے سین جگن بزمین وحشت زرد ہر سکو ہوش آئے کیا ہے ضبط اول پر دکان کے عشق میں آئے ہوا وہ آئینہ رو محض اترا بعد مدت کے</p>
<p>بجا دون نامہ اعمال چہتا سحر جوش میں</p>	

<p>جو میری جسم تیری کو غیبی سانسے فروش ہے</p>	
<p>ہر ادا کو نمانے کے لیے جو تیرا نام ہے گدڑ رہی ہے ہلو کیونیسے اون آنہوں سنہ نہا گیا کھین کیا جو کہ گدڑ سے من تیسے عشق میں لیکن سرخ و گریو خال و طاق ابرو پھنکا اوس کے</p>	<p>یہ عشق زکس شہدہ کلفا تم سے گدڑ چمن بن منہ سنا ہے سے گدڑ سے نام گدڑ کو ان پہ جو سیکے بولہ خیال خام سے گدڑ نماز و روزہ و سب سے صبح و شام سے گدڑ</p>
<p>گرد امداد فضل حق سے یا مشکل کشا میری سدا کو نین میں چپ سدا کو اب آزاد سے گدڑ</p>	
<p>کھا کس نے کر دتم مجھ سے یوں قرار کیا ہے بزگشع روشن ہے یہ اہل بزم پر لیکن جو سچ بوجھ تو یہ زحمت او طحالی عشق شیرین نہ ہر جس کے کینا سخن کے ہووے کیا حقیقت ہے</p>	<p>پھر اگر سوچ کر اسے بیون سو بیزا کیا ہے جو حالت اپنی سنہ تم یہ کی انہار کیا ہے اگر نسر باد سے خنجر کر کے تکیا کیا ہے مہ نود ملین نسر ابرو سے نہار کیا ہے</p>
<p>مگر جب کرن تزلیف چپ سدا کی حقیقت کیا مقدار کوئی رتبہ چپ سدا کر آ کر کیا ہے</p>	
<p>ہم جو بکھوٹا گھان اوس شوخ کے پالے پڑے ہجر میں رو یا ہوں تیرے راندن میں اسقدر چاند سا نہ اپنا دکھلا دے کبھی او گلبدن دست میں شانے تجھے کیونہو اوس نڈنگ</p>	<p>دل تو جسا نامی رہا اسجان کے لالے پڑے خون سے دکے سجے جاتے ہیں پینالے پڑے سیکڑوں در پر سے ہیں دیکھنے والے پڑے جسکی لہڑ میں لٹکتے ہیں سدا کالے پڑے</p>
<p>آئی چپ سدا آپ کے در پر سے دیون پائی تکھے ہوں اس کے اور لعل کے بالے پڑے</p>	
<p>ہر شب ہے گدڑی یا دیون جس گلہ دار کی کچھ کچھ نظر جو آتی ہے سیا میں تڑپ</p>	<p>ایک روزی جس بھی نہ اس بستی راری سیکھی ہے طرز دل لہے سے خطر ارگی</p>

<p>سرخی رہی ہے آنکھوں میں اتنا شکر تسپہ بھی یہ ہٹری نہ ہتی اشکبار کی</p>	<p>روز نمازل جو جامِ محبت پلا دیا خون جگر یہ آنکھوں سے اٹھا کہ بہ چلا</p>
<p>چند اکو اب دکھائیے دیدارِ ماعلیٰ حلاقت ہنہن رہی ہے اسے انتظار کی۔</p>	
<p>شکر خدا کہ ہم پہ عیادت ہو گئی مہمان کی ہر طرح سے مدارات ہو گئی تجرہ سے جفا جو ہونی تھی مہیادت ہو گئی دعہ کیا تھا دن کا مگر رات ہو گئی</p>	<p>شب کو تہارے اون کے ملاقات ہو گئی آتے ہی سچے اوسکے کیا نذر رفتِ دل پلے خاک کے خون ملا میرا اون میں خوشیدِ رستم ہے یہ زلفوں کی تو نے گل</p>
<p>دست خدا سے مانگ لے چند اصدقِ دل تو جان لے قبولِ مناجات ہو گئی</p>	
<p>ہر کلی جان کو معصیٰ میں لے بیٹھی ہے بلبل اب جان ہتلیٰ یہ لے بیٹھی ہے سیکڑوں عاشقوں کا خون لے بیٹھی ہے شعِ تو چربی کو آنکھوں میں لے بیٹھی ہے</p>	<p>گل کے موٹیلی توقع پہ جے بیٹھی ہے کبھی صیاد کا کنگھڑا کبھی خوفِ سزان تیسرے تلوار سے بڑھ کر ہے تری ترجیحی نگہ تیرے رخسار سے شبیہ اسے دوں کیونکر</p>
<p>لشنتہ لب کیوں ہے اعلیٰ کو تر چہ خدا بیر ترے جامِ محبت کو پئے بیٹھی ہے</p>	
<p>بوسے سحر آئینگی خاطر نشان رہے ایا ہوا امتحان کہ پھر امتحان رہے سجیان چشم انتظار مری خوف نشان رہے بھیجا ہوں دل کو پاس ترے امتحان رہے</p>	<p>وہ وعدہ کر کے شکر تو ہم سے نشان رہے گر خیر خواہی آپ کو منظور ہے تو بس دائیں کشیدگی سے ترے پار حیف ہے میں اس سوا باطن میں رکھتا ہوں کچھ</p>
<p>کو میں میں بھی ہے تنہا کہ ماعلیٰ</p>	

چند اپنی کرم سے نئے مہربان ہے۔	
تو دل سید کا ہنک کو مہمتر ہے کھٹکتا کھین پیسے لستہ تر ہے ہتھین باست میری مینہ باور ہے ماگر حشمت میں شہر محبت ہے	سر کے برین جدم وہ دلبر ہے خندش تھے ترگان کی دلین ہے یوں جھان مین ہسا ہے عاشق کوئی اوٹھاؤں نہ سر کو قدم سے تے
یہی عرض نمیری ہے مولا علی ترا سا چہند اکے سر پر ہے	
کہ بے تکلیف سے شہنم سے گل کی بادہ پائی ہجوم نوع و سان چمن کر ہے خود آرائی کھامین نے یردی ہے عاتم ثانی سے زینائی ازل سے تا اب شہور ہے اب کی مولائی	سجا عیش لیکر باغ میں اب یوں بہنت آئی صبا اوکے لئے آئینہ دار چشم بلبل ہے کسی نے مجھ پر چھاپا ہے یہ چرچا زہم کا کسے قدم رستم نے جو ہے کیونکہ سیدان شجاعت میں
دیا جو شرط تھی محبتش کی تیر بھی ہر اکدم میں برنگ سر ہے چہند اپنی جسکی جلوہ فرمائی	
خدا کے فضل سے عیش و طرب کی اب کی کیا ہے تضا و قدر جسے شبن کا اب کار فرما ہے وہی کرتا ہے پورا جسکے دلین جو ارادہ ہے نظم الدولہ آہ صبا جو سب کا میا ہے	بنت آئی ہے موج رنگ گل ہے خوش صبا بیان میں کیا کروں اوکے شبنان کا ثانی ہے سناوت میں کوئی ہمسرہ نہ ہو اسکا زمانہ میں خضر کی عمر ہو اسکی نقدق سے ایسے کے
یہی جوان کرم سے ہے سد ۱۱ مید چہند اکو کسی کی بھی نہ ہو محتاج تم سے یہ تمنا ہے	
داغ پایا چاند نے یہ بے کلف شہور ہے ہر سخن میں دو ٹھکانا است دستور ہے	رو برو خورشید روکے ماہ میں کیا نور ہے شہزہ و ناز و ادا شیوہ ہے خوبوں کا مگر

عشق میں حق کے انا الحق کو رہا ہے بار بار	ہرگز وہ بخت دل پناہ میں منصور ہے
جسکو عورتان ہشتی بھی پیچ سکتی ہیں	ایلی و شیرین کا اوکے آگے کیا مذکور ہے

عاجزہ چپستان یہ بھی ہووے کرم یا مر لطفی ۱۴	
بخش دو دو لو جہان میں تکو ب مقدور ہے	

—————

یاسنج طبع دیوان بالقاسم طغرائی شیرین بیامولوی محض علی صبا بخشتی

چھپایا اور میں شہ خوبی کا دیوان طبع	ہوایہ گو بہر عالی کا چندا جی پر احسان ہے
مگر نام روشن کر دیا ہے او کا عالم	کہ جسکے حسن کا شہرہ دکن سے تاصفا مان ہے
کئی اعدا کے سر کو کاٹ کر تاج بھی	گلستان حیات مہ تھامی کا دیوان ہے

—————

چھپایا گو محسرو الاحسنی	جو ہے ہمیشہ دیوان رہبر عشق
مصنف مادہ تباہی میں اسکی	ہویدا میر غزل سے ہے سر عشق
سرافتے بخشے سال کھدو	کہ ہے دیوان حیدر افتر عشق



CALL No. { ۸۹۱۰۲۳۱ ACC. No. ۵۶۳۰۲۳
 AUTHOR..... چنڈا، چنڈابی باہنقا
 TITLE..... گلزار باہنقا

R21.12.01.

THIS BOOK MUST BE RETURNED BY

۸۹۱۰۲۳۱
 ۵۶۳۰۲۳
 چنڈا، چنڈابی باہنقا
 گلزار باہنقا

Date	No.	Date	No.
R21.12.01.			
2032			

MAULANA
 AZAD
 LIBRARY



ALIGARH
 MUSLIM
 UNIVERSITY.

-:RULES:-

- 1 The book must be returned on the date stamped above.
- 2 A fine of Re 1/- per volume per day shall be charged for tex-tbooks and 10 P. per vol. per day for general books kept overdue.

Handwritten signature or stamp in the bottom right corner.